

عورتوں کا جائیداد میں حصہ



عورتوں کا جائیداد میں حصہ

پیش لفظ

مذہب اور قانون کے مطابق عورت کا اپنے بھائی، بہن، ماں، باپ، شوہر اور دیگر رشتے داروں کی جائیداد میں حصہ ہوتا ہے۔ تاہم ہمارے دیکھنے میں آتا ہے کہ عورتوں کو اکثر و بیشتر ان کے جائز حصے سے محروم رکھا جاتا ہے۔ اس کی وجوہات میں سب سے اہم اور بنیادی وجہ مردوں کے ساتھ ساتھ عورتوں میں بھی وراثت کے قوانین سے بے خبری ہے۔ تعلیم کی کمی کی وجہ سے اکثر لوگوں کو اور خاص طور پر عورتوں کو جائیداد کی تقسیم سے متعلق قوانین کے بارے میں معلوم ہی نہیں ہے۔ ان کی اسی لاعلمی کی وجہ سے مفاد پرست عناصر انہیں ان کے جائز حق سے محروم کر دیتے ہیں۔ اس کتابچے کا مقصد ہمارے ملک کی عورتوں کو سادہ لفظوں میں یہ سمجھانا ہے کہ ان کا اپنے والدین اور قریبی رشتے داروں کی جائیداد میں کتنا حصہ بنتا ہے تاکہ اگر انہیں ان کے حصے سے محروم کیا جائے تو وہ اپنے حق کے لیے آواز اٹھا سکیں۔

یہ درست ہے کہ اس چھوٹی سی کتاب میں ہم وراثت کے قوانین کی مکمل تفصیلات نہیں دے سکتے کیونکہ ہر گھر میں ایک مختلف صورت حال ہوتی ہے۔ تاہم یہ اس سلسلے کا پہلا قدم ضرور ہے۔ اس کتابچے سے کم از کم یہ ضرور ہوگا کہ اس کو پڑھنے والی عورتوں کو یہ احساس ہو جائے کہ جائیداد میں مروجہ قوانین اور شریعت کی رو سے ان کا کتنا حصہ بنتا ہے اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہی احساس حالات کے بدلنے کی طرف پہلا قدم ثابت ہوگا۔ اس احساس کے بعد عورت اپنے مخصوص حالات میں جائیداد میں اپنے حصے کے تعین کے لیے راستہ خود ہی نکال لے گی۔

کسی شخص کی وفات کے بعد سب سے پہلے:

- ۱۔ مرنے والے کے ذمہ اگر کوئی قرض ہے تو اس کی جائیداد میں سے سب سے پہلے وہ قرض ادا کیا جائے۔

ب۔ مرنے والے کی بیوہ (اگر ایک سے زیادہ بیویاں
تھیں تو تمام بیوگان) کا حق مہر ادا کیا جائے۔

بیوی کا حصہ

اگر مرنے والے کی کوئی اولاد نہیں تو بیوہ کو کل جائیداد کا
چوتھا حصہ (1/4) ملے گا۔

اگر مرنے والے کی کوئی اولاد نہیں اور بیویاں ایک سے
زیادہ ہیں تو مرنے والے کی جائیداد کا چوتھا حصہ ساری بیویوں میں
برابر تقسیم کیا جائے گا۔

اگر اولاد ہے تو بیوی کو کل جائیداد کا آٹھواں حصہ
(1/8) ملے گا۔

اگر اولاد ہے اور بیویاں زیادہ ہیں تو کل جائیداد کا آٹھواں حصہ
تمام بیویوں میں برابر برابر تقسیم ہوگا۔

یاد رکھیں...!

اگر ایک بیوی کی اولاد ہے اور دوسری بیوی کی اولاد نہیں ہے تو بھی دونوں بیویوں کا حصہ برابر ہوگا۔

اسی طرح اگر ایک بیوی سے بیٹا ہو اور دوسری بیوی سے بیٹیاں ہوں تو بھی دونوں بیویوں کا حصہ برابر ہوگا۔

بیوی کو مرنے والے کی جائیداد میں حصہ ملنے کے لیے صرف ایک ہی شرط ہے کہ شوہر کے مرتے وقت وہ اس کے نکاح میں ہو۔

اگر وہ شوہر سے الگ رہ رہی تھی تو بھی جائیداد میں حصے کی حقدار ہے۔
اگر وہ شوہر کی وفات کے بعد اپنے سسرال میں نہیں رہتی تو بھی جائیداد میں اس کا حصہ ختم نہیں ہو جاتا۔

اسی طرح اگر وہ شوہر کے مرنے کے بعد دوسری شادی کر لیتی ہے

تب بھی وہ اپنے پہلے شوہر کی جائیداد میں اپنے حصہ کی حقدار ہے۔
 اس کا حصہ کوئی اس سے واپس نہیں لے سکتا۔ وہ وراثت میں ملنے
 والی اپنے حصے کی جائیداد کو فروخت کر سکتی ہے یا جس طرح چاہے
 استعمال کر سکتی ہے۔

بیٹی کا حصہ

بیٹی کا اپنی ماں اور باپ دونوں کی جائیداد میں حصہ ہوتا ہے۔
 چنانچہ ماں یا باپ کی وفات کی صورت میں ان کی زمین،
 مکان، دکانوں، زیور یا نقد رقم جو کچھ بھی ہو ان کی ملکیت میں تھا
 اس میں بیٹی کا حصہ یوں طے کے جاتا ہے:

اگر مرنے والے کا کوئی بیٹا نہیں ہے اور صرف ایک بیٹی ہے
 تو بیٹی کو کل جائیداد کا آدھا حصہ ($1/2$) ملے گا۔ مثال کے طور پر
 شازیہ اپنے باپ محمد رفیق صاحب کی اکلوتی بیٹی ہے۔ اس کا کوئی اور

بہن یا بھائی نہیں ہے۔ اس لیے شازیہ کو رفیق صاحب کی دودکانوں میں سے ایک دکان اور 26 کنال زمین میں سے 13 کنال زمین ملے گی۔

اگر مرنے والے کا کوئی بیٹا نہیں ہے لیکن ایک سے زیادہ بیٹیاں ہیں تو کل جائیداد کو 3 حصوں میں تقسیم کریں گے اور ان میں سے 2 حصے تمام بیٹیوں میں برابر تقسیم کئے جائیں گے۔ یعنی کل جائیداد کا $\frac{2}{3}$ حصہ بیٹیوں میں برابر برابر تقسیم کیا جائے گا۔

اگر مرنے والے کا کوئی بیٹا بھی ہے تو ہر بیٹی کو بیٹے کے ملنے والے حصے کا کم از کم آدھا حصہ ضرور ملے گا۔ یعنی اگر بیٹے کو زمین میں سے 10 کنال کا حصہ ملتا ہے تو ہر بیٹی کا حصہ 5 کنال ہوگا۔ اگر بیٹے کو نقد رقم 80 ہزار روپے ملتی ہے تو ہر بیٹی کو 40 ہزار روپے ملیں گے۔

ماں کا حصہ

کبھی کبھی یوں بھی ہوتا ہے کہ بیٹے یا بیٹی کی وفات ماں سے پہلے ہو جاتی ہے۔ ایسے میں ماں کو اپنے بیٹے یا بیٹی کی جائیداد میں حصہ ملتا ہے۔ اس کا فیصلہ اس طرح کیا جاتا ہے:

اگر مرنے والے کی اپنی کوئی اولاد اور بہن بھائی نہیں تو ماں کو اس کی جائیداد میں سے تیسرا ($1/3$) حصہ ملے گا۔

اگر مرنے والے کی اپنی اولاد ہو یا اس کے بہن بھائی زندہ ہوں تو ماں کو اس کی جائیداد میں سے چھٹا حصہ ($1/6$) ملے گا۔

بہن کا حصہ

عورت کا اپنی بہن کی جائیداد میں بھی حصہ ہوتا ہے اور اپنے بھائی کی جائیداد میں بھی۔ بحیثیت بہن جائیداد میں اس کے حصے کا

فیصلہ یوں ہوتا ہے:

اگر مرنے والے روالی کی اپنی اولاد نہ ہو، کوئی بھائی نہ ہو،
باپ دادا، پردادا وغیرہ میں سے بھی کوئی زندہ نہ ہو تو بہن کو جائیداد کا
آدھا حصہ ($1/2$) ملے گا۔ اگر بہنیں ایک سے زیادہ ہوں تو کل
جائیداد کے تین میں سے دو حصے ($2/3$) تمام بہنوں میں برابر
تقسیم کئے جائیں گے۔

اگر مرنے والے روالی کی اپنی کوئی اولاد نہیں ہے، باپ، دادا،
پردادا بھی زندہ نہیں ہیں مگر ایک یا زیادہ بھائی ہیں تو بہنوں کو بھائی کو
ملنے والے حصے کا آدھا حصہ ملے گا۔ یعنی اگر بھائی کو جائیداد میں
سے چار کنال زمین ملتی ہے تو ہر بہن کو دو، دو کنال زمین ملے گی۔

اگر مرنے والے روالی کا کوئی بھائی نہیں ہے اور بیٹی یا پوتی
ہے مگر بیٹا یا پوتا کوئی نہیں ہے تو بہن اور پوتی/بیٹی میں کل جائیداد کا
 $2/3$ حصہ برابر تقسیم کر دیا جائے گا۔

سوتیلی بہن کا حصہ

سوتیلی بہن (جو ماں کی طرف سے سگی ہے) کا بھائی کی جائیداد میں حصہ کچھ اس طرح بنتا ہے۔ اگر مرنے والے کی اپنی کوئی اولاد نہیں اور نہ ہی کوئی اور ایسا رشتہ دار ہے جو جائیداد میں حصے کا حقدار ہو تو سوتیلی بہن کو کل جائیداد کا $\frac{1}{6}$ حصہ ملے گا۔ اگر سوتیلی بہنیں زیادہ ہوں تو کل جائیداد کا $\frac{1}{3}$ حصہ ساری سوتیلی بہنوں میں برابر تقسیم ہوگا۔

سوتیلی بہن (جو باپ کی طرف سے سگی ہو) کا بھائی کی جائیداد میں حصہ کچھ یوں بنتا ہے۔ اگر مرنے والے کی اپنی کوئی اولاد نہیں ہے اور ماں باپ، بہن بھائی بھی نہیں ہیں صرف ایک سوتیلی بہن ہے تو اسے کل جائیداد کا آدھا حصہ ($\frac{1}{2}$) ملے گا۔ اگر سوتیلی بہنیں زیادہ ہوں تو کل جائیداد کا $\frac{2}{3}$ حصہ ساری سوتیلی بہنوں میں برابر تقسیم ہوگا۔

اگر مرنے والے کی کوئی اولاد نہیں، ماں باپ، دادا، پردادا اور بھائی
بھی نہیں ہے مگر دوستی بہنیں ہیں تو سوتیلی بہن کو جائیداد میں سے
کوئی حصہ نہیں ملے گا۔



بیداری

ہاؤس نمبر 873، سٹریٹ 86، سیکٹر 8/4-ا، اسلام آباد
فون: +92-51-4318054, 4437957

مظفر آباد:

عید گاہ روڈ، ایگروٹیک گراؤنڈ، اپر پلیٹ، مظفر آباد

چکوال:

مکان نمبر MCB-1993، نشاط کالونی، چکوال

مانسہرہ:

D-191، ٹاؤن شپ، مانسہرہ فون: 0997-204630